



سوال

(216) سفر میں روزہ کتنی مسافت پر معاف ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سفر میں روزہ معاف ہے لیکن کتنی مسافت پر معاف ہے؟ بیٹھا تو جو بالذات الصیحۃ والثواب عند اللہ تعالیٰ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی ﷺ سے اس بارے میں کوئی روایت نہیں آئی جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ آپ کوئی حد مقرر کی ہو۔ اذالیں فلیس ولم یکن من ہدیہ ﷺ تقدیر المسافرۃ التي یفطر فیھا الصائم صحیحہ والاصح عنہ فی ذلک شیء۔ (زاد المعاد فی ہدی خیر العباد للامام ابن القیم ج ۱ طبع مصر قدیم ص ۶۲، طبع جدید)

”آپ علیہ السلام سے اس کی مسافت کے بارے میں کوئی صحیح روایت نہیں آئی جس سے اس کی حد ثابت ہوتی ہے۔“

نیز اس کے علاوہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وقد أظفر وجہ بن خلیفۃ الکلبی فی فسر ثلاثیہ امبال وقال لمن صام قد رغب عن ہدی محمد ﷺ۔

”وجہ بن خلیفہ الکلبی نے تین میل سفر کے بعد افطار کیا اور کہا جو روزہ رکھے تحقیق اس نے محمد ﷺ کے طریقے سے اعراض کیا۔“

پھر لکھتے ہیں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سفر کرتے تو روزہ افطار کر دیتے ابھی آبادی سے تجاوز بھی نہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ سنت ہے اور طریقہ نبی ﷺ کا۔

عبرئہ کلذا وكان الصحابة حين يشون السفر يفترون من غير اعتبار مجاوزة البيوت وسخرون أن ذلك سننہ وھدیہ ﷺ۔

پھر لکھتے ہیں:

قال عبید بن جریر ركب مع أبي بصرة الغفاري صاحب النبي صلى الله عليه وسلم في سفينة من الفسطاط في رمضان فلم يجاوز البيوت حتى دعا بالشفرة، قال: اقتربت قلت: أكنت ترى البيوت، قال أبو بصرة: «أترغب عن سفينة رسول الله صلى الله عليه وسلم»



اور امام احمد کی روایت میں ہے :

رَكِبْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ مِنَ الْفِطْرِ إِلَى الْإِسْكَندَرِيَّةِ فِي سَفَرِيهِ، فَلَمَّا دَفَعْنَا مِنْ مَرَسَانَا أَمَرَ بِسَفَرِيهِ فَتَقَرَّبْتُ، ثُمَّ دَعَانِي إِلَى الْعَدَاءِ وَذَكَرَ فِي رَمَضَانَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَصْرَةَ، وَاللَّهِ مَا تَقْبَلُتْنَا عَنَّا مَنَّا زِلْنَا بَعْدَ؟
فَقَالَ: "أَنْزَعْتُ عَنْ سَيِّدِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟" قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمَنْ نَزَلَ مُفْطِرِينَ حَتَّى يَلْمَعْنَا.

نیز لکھتے ہیں :

وقال محمد بن كعب قال أئبث أنس بن مالك في رمضان وهو يريد السفر أو قد رحلت له راحلته وقد ليس بتياب السفر فعدا بطعام فأكل فقلت له سئته فقال سئته ثم ركب - قال الترمذي حديث حسن وقال الدارقطني فيه فاكل وقد تقارب غروب الشمس -

پھر لکھتے ہیں :

وهذا الاثر صريح في انشاء السفر في اثناء يوم من رمضان فله الفطرة سئته - انتهى كلام ابن القيم - (كذافي زاد المعاد ج 1 ص 162)

اس سب عبارت کا حاصل کلام یہ ہے کہ عبید بن جعیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابی بسرہ غفاری صحابی کے ساتھ شریک سفر ہوا۔ کشتی میں فسطاط سے رمضان کے مہینہ میں پس ابھی ہم نے گھروں سے تجاوز نہیں کیا تھا کہ آپ نے کھانا منگوایا اور کہا کہ قریب آؤ میں نے کہا کیا آپ ابی گھروں کو نہیں دیکھ رہے؟ ابی بسرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تو نبی ﷺ کے طریقہ سے منہ پھیرتا ہے (اس کو بوداؤ نے اور احمد نے روایت کیا) احمد کی روایت میں ہے۔ عبید بن جعیر کہتے ہیں کہ میں ابی بسرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہم سفر ہوا۔ فسطاط سے اسکندریہ تک کشتی میں۔ جب ہم کشتی کے قریب ٹھہرنے کی جگہ پر پہنچے تو کھانے کا آپ نے حکم دیا۔ پس آپ کھانے کے قریب ہوئے۔ پھر مجھ کو بلایا کھانا کھانے کے لئے اور یہ قصہ رمضان کا ہے۔ میں نے ابی بسرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ کی قسم ابھی تو ہماری رہائش گاہ بھی دور نہیں ہوئی تو آپ نے فرمایا کیا تو سنت رسول ﷺ سے اعراض کرتا ہے میں نے کہا نہیں۔ آپ نے کہا پس کھا، پس ہم برابر کھاتے رہے حتیٰ کہ ہم اپنی منزل کو پہنچے۔

محمد بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رمضان میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہ سفر کا ارادہ رکھتے تھے اور سواری تیار کی ہوئی تھی اور سفری لباس پہنا اور کھانا منگوایا اور کھایا۔ میں نے کہا کیا یہ سنت ہے؟ کہا کہ سنت ہے، پھر سوار ہوئے کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے۔

اور دارقطنی میں ہے کہ سورج غروب کے قریب تھا۔

اور یہ تمام آثار اس پر دلیل صریح ہیں کہ جو سفر کرے رمضان کے مہینہ میں پس وہ افطار کر سکتا ہے۔ (انتہی کلام ابن قیم) نیز سنن اربعہ میں بھی روایات آئی ہیں۔

اس کے علاوہ علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار میں کہا ہے کہ جس مسافت میں قصر ہے اسی مسافت میں روزہ معاف ہے۔ نیز بعض احادیث میں ہے کہ جو طاقت رکھے روزہ رکھنے کی سفر میں وہ روزہ رکھ لے کوئی حرج نہیں۔ بہر حال مسافت کے متعلق نبی ﷺ سے تو کوئی روایت ثابت نہیں۔ اس کے متعلق مکلف آثار آئے ہیں۔ بعض مسافت ۴۸ میل بتاتے ہیں اور بعض تحقیق علامہ شوکانی رحمہ اللہ کے کذافی کتب الشروح۔ **واجب عندی ما قال المحققون من علماء اهل حدیث فی مسافة الفطر۔**

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ



ج 1 ص 578

محدث فتویٰ